چاہے جس طرح چاہے اور جب چاہے کردار تبدیل کرسکتا ہے۔ آج جو آپ کے خوشہ چیں ہیں لیکن کل وہ آپ کیلئے اجنبی اور انجان ہونگے۔ ڈریئے اس وقت سے جب یہ آپ کے قدموں سے اقتدار کی کرسی کھینچیں گے۔ آپ کے مضبوط قدم بھی جم نہ سکیں گے۔ اور کسی بیابان اور صحراء میں تنہا نظر آئیں گے۔ یہ طوطا چشم پہنچاننے سے انکاری ہونگے۔

جناب وزیر اعظم! کہاں گئے آپ کے اقتصادی، مالیاتی اور معاشی اصول، جن کی بدولت کوئی ادارہ، فیکٹری، گھر، ملک ترقی نہیں کرسکتا۔ آمدن سے بڑھ کر اخراجات، تباہی کا پہلا راستہ ہیں۔ لیکن آپ جیسا سنجیدہ اور ماہر اقتصادیات آنکھیں بند کئے یہ منظر دیکھ رہا ہے، ہمیں معلوم ہے کہ آپ کو "جنت" چھن جانے کا خوف لاحق ہے۔ اصول جائیں بھاڑ میں۔ لیکن وزارت عظمٰی کے مزے شاید دوبارہ میسر نہ آئیں۔ بابر عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست؟ سچ ہے یہ مواقع زندگی میں بار بار نہیں آتے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ تاریخ ہر آدمی کو ایک موقعہ ضرور دیتی ہے کہ یا تو وہ ایک یادگار کردار ادا کر کے تاریخ میں ہمیشہ کیلئے زندہ رہے یا پھر ذاتی مفادات کو ترجیح دیکر تاریخ کی بھول بھلیوں میں گم ہو جائے۔ اور زمانے کی گرد اسے ہمیشہ کیلیے نظروں سے اوجھل کر دے اور وہ آنیوالی نسلوں کیلئے گالی بن جائے۔

اب آپ کو اختیار ہے جونسا راستہ اختیار کرنا چاہیں منتخب کرلیں۔ چند لوگوں کے مفادات کی خاطر پوری نسل کو برباد کردیں یا چند خوشامدیوں اور مفاد پرستوں کو قربان کر کے نسل نو کو بچالیں اور تاریخ میں ہمیشہ کیلئے امر ہو جائیں۔ اب تیرا فیصلہ تیرے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ عقل سلیم سے نوازے۔ آمین

سانحہ نشتر پارک کراچی......... افسوسناک واقعہ

گذشتہ دنوں نشتر پارک کراچی میں سنی تحریک کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ میں بم دھماکے سے سنی تحریک کے مرکزی قائدین سمیت 60 افراد جان بحق اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بلاشبہ یہ ایک المناک واقعہ ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ ہر سنجیدہ اور صاحب دل انسان اس پر رنجیدہ اور دل گرفتہ ہے۔

مذہبی اجتماعات میں رونما ہونے والا یہ کوئی پہلا دلخراش واقعہ نہیں ہے بلکہ اس سے قبل بھی ایسے ہی اندوہناک واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ اور نہایت قیمتی جانیں ضائع ہوئیں اور سینکڑوں اپاہج ہوئے ہیں۔ مگر بد قسمتی سے کسی ایک حادثے کی حقیقی صورتحال منظر عام پر نہیں آسکی۔ نہ مجرم پکڑے گئے اور نہ ہی انہیں قرار واقعی سزا ملی۔ اور اس کی بنیادی وجہ ایک دوسرے پر الزام تراشی ہے جس کا فائدہ مجرم اٹھاتے ہیں۔ اس مرتبہ بھی یہی ہوا سرکار اسے خودکش بم دھماکہ قرار دے رہی ہے۔ جبکہ سنی تحریک کے قائدین اس سے انکاری ہیں البتہ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد برملا اسکا الزام ایم کیو ایم پر لگا رہے ہیں۔

ان تمام الزامات سے قطع نظر مجرم کا تعلق کسی گروہ سے بھی ہوا سے عوام الناس کے سامنے لانا اور سزا دینا حکومت کی اولین ذمہ داری ہے۔ کافی دنوں بعد حکومت سندھ نے ہائیکورٹ کے فاضل جج کو تحقیقات پر مامور کیا ہے ہمیں امید ہے کہ وہ کسی رعایت کے بغیر اپنی تحقیقات کو مکمل کریں گے اور مجرموں کو کٹہرے میں لائیں گے۔ تاکہ عوام میں پائی جانے والی بے چینی ختم ہو اور انصاف کا بول بالا ہو۔ سابقہ واقعات میں کی جانے والی تحقیقات کو ان کے منطقی انجام تک پہنچا دیا جاتا تو شاید اس طرح کے واقعات دوبارہ رونما نہ ہوتے مگر یہاں مجرموں کی پشت پناہی اور انہیں تحفظ فراہم کرنے والے لوگ موجود ہیں۔ جو عدالتی تحقیقات پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں اور انمیں رکاوٹ بنتے ہیں۔

لہٰذا ہماری حکومت سے التماس ہے کہ وہ سانحہ نشتر پارک کے اصل مجرموں کو بے نقاب کریں اور اس گروہ کی نشاندگی کریں۔ جو مجرموں کی سرپرستی کرتے ہیں۔ ان پر کڑی نظر رکھی جائے اور آئندہ ہر قسم کی سرگرمیوں میں حصہ لینے پر پابندی لگائی جائے۔

بہر حال ہم اس سانحہ فاجعہ پر دلی دکھ کا اظہار کرتے ہیں اور تمام لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

لجنۃ المساجد گوجرانوالہ کے بانی حاجی عبدالحق ناگی جوار رحمت میں

تمام دینی اور جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت دکھ اور کرب کے ساتھ سنی گئی کہ معروف سماجی اور دینی کارکن لجنۃ المساجد گوجرانوالہ کے بانی حاجی عبدالحق ناگی 26 اپریل 2006ء رات ایک بجے گوجرانوالہ میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ دینی جذبے سے سرشار نیک دل اور ہمدرد انسان تھے۔ کتاب و سنت کے منہج پر سختی سے کاربند تھے۔ امانت و دیانت کے پیکر، بہت صالح اور متقی تھے۔ آپ لجنۃ المساجد کے موسس تھے اس کے قیام سے لیکر آخر دم تک اس کے ساتھ منسلک رہے۔ اگرچہ شدید علالت کی وجہ سے دفتر آنا چھوڑ دیا تھا لیکن اس کے حالات سے باخبر رہتے۔ لجنہ کا بنیادی مقصد مساجد کا قیام، مبلغین کی سرپرستی اور یتیموں کی کفالت کے ساتھ ساتھ سماجی اور معاشرتی کاموں میں بھرپور شرکت تھی۔ لہٰذا آپ کے زیر اشراف سینکڑوں مساجد تعمیر ہوئیں جن کے ذریعے آج اسلام کی دعوت کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں رفاہی کاموں کی بڑی طویل فہرست ہے۔

آپ کی رحلت سے ہم سب ایک محسن اور بہی خواہ سے محروم ہوئے ہیں۔ آپ کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آپ مولانا عارف جاوید محمدی حفظہ اللہ آف کویت کے سسر تھے۔ ہم ان کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور تمام لواحقین کیلئے صبر جمیل کی دعا بھی کرتے ہیں۔ جامعہ سلفیہ سے سینئر اساتذہ کرام اور طلبہ کے ایک وفد نے نماز جنازہ میں شرکت کی، ان کے صاحبزدگان سے تعزیت کا اظہار کیا۔

جامعہ سلفیہ کے صدر میاں نعیم الرحمٰن، حاجی بشیر احمد، صوفی احمد دین، حاجی محمد سعید، مولانا محمد یوسف انور نے بھی لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور مرحوم کے لئے دعا مغفرت کی ہے۔